

## 46886-والد اپنی بیٹی کے ساتھ غلط کاری کرتا ہے، بیٹی کیا کرے؟

### سوال

میں 19 سالہ نوجوان لڑکی ہوں، میرا والد مجھے جنسی طور پر اپنی طرف مائل کرتا ہے، اس نے مجھ سے زبردستی کرنے کی کوشش کی لیکن میں نے اپنے دفاع کیا، وہ اب بھی مجھے ہر اس کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، میں نے اپنی والدہ کو اس بارے میں بتلایا لیکن اس نے میری بات پر کان تک نہیں دھرا، اور ایسے اظہار کرنے لگی جیسے اسے اس بارے میں پڑتے ہی نہیں، لیکن مجھے لگتا ہے کہ اسے اس بات کا علم ہے، اور میں یہ سمجھتی ہوں کہ میری والدہ بھی اس بارے میں کچھ نہیں کر سکتی، کیونکہ ہم ایک مغربی ملک میں رہتے ہیں، اور یہ ملک ہمارے لئے نیا ہے، اور ماذی اعتبار سے ہمارا انحصار والدہ پر ہی ہے، ہم بھی چاہتے ہیں کہ میرا والدہ ہمارے ساتھ ہی رہے۔

آپ مجھے کوئی طریقہ بتائیں جس سے اپنے والد کو روک سکوں، میں اس کے ساتھ کیسے پیش آؤں، تو کیا میں اس سے بالکل بات کرنا چھوڑ دوں؟

### پسندیدہ جواب

انما اللہ و انا الیہ راجعون، اللہ کی قسم یہ بات آنسو بھانے کے قابل ہے، کیا اس حد تک لوگ گر کچے ہیں کہ نظام فطرت کو ہی درہم برہم کر دیا، اور ایک باپ اپنی بیٹی کے بارے میں اس حد تک گر گیا ہے؟

اس باپ کے بارے میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ وہ نفسیاتی اور جنسی مرضی ہے، اسکو جلد از جلد قلب و عقل، دماغی اور جسمانی علاج کی شدید ضرورت ہے۔

اور آپ کچھ احتیاطی تدابیر اختیار کریں، جس سے تمہارے والد کیلئے جنسی طور پر ہر اس کرنے کے موقع کم ہو جائیں گے، اس کیلئے آپ اور والد بھی بھی گھر میں اکلیے مت رہیں، جب آپ اپنے کمرے میں چلی جائیں تو کمرے کا دروازہ بند کر لیں، اور اسے کسی صورت میں بھی اپنے کمرے میں داخل نہ ہونے دیں، اس سے تمہارے والد کو موقع نہیں ملے گا۔

اور اس عادت کو گلی طور پر ختم کرنے کیلئے باپ کا علاج یا اس کے کرتوت کو لوگوں کے سامنے بیان کرنا پڑے گا، اس واسطے آپ کو بھی اس پر مرتب ہونے والے اثرات کیلئے تیار ہونا پڑے گا، کیونکہ اسکے کرتوت بیان کرنے سے آپکے خاندان پر بڑے اثرات مرتب ہونگے، لیکن یہ اثرات موجودہ صورت حال سے کہیں بہتر ہونگے۔

ایک باپ کی طرف سے اس قسم کے کام صادر ہونے کی بھی کوئی وجہ ہے، اور اس قسم کے مسائل حل کرنے کیلئے اسباب کو نظر رکھنا ضروری ہے، تو ان اسباب میں سے کچھ توباب سے متعلق ہیں اور کچھ اسی لڑکی سے متعلق ہیں، اور کچھ اسباب جلد اور وقت سے بھی متعلق ہیں۔

ذیل میں اس خطرناک انحراف کے کچھ اسباب ہیں:

1- ایمان کمزور ہو جائے، اللہ کا ڈرول میں نہ رہے، اور یہ خیال ذہن سے مٹ جائے کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔

2- مسلسل شراب نوشی، اور نشہ آور اشیاء کا استعمال۔

3- ذہنی یا نفسیاتی تناوہ کا شکار۔

4- جنسی فلمسی اور تصاویر دیکھنا۔

5- بے روزگاری اور گھر میں بیٹھے رہنا۔

6- بس پہنچتے ہوئے بے احتیاطی سے کام لینا، کہ بہت سے لڑکیاں اپنے والد اور بھائیوں کے سامنے تیگ اور مختصر بس زیب تن کرتی ہیں، حالانکہ یہ شرعاً طور بالکل ممنوع ہے، اور اس سے نفسیاتی طور پر مرضی میں چھپی ہوئی شوت بھڑک اٹھتی ہے، اور اگر جنسی چیل بھی ساتھ میں دیکھے جاتے ہوں تو یہ جلتی پر تیل کا کام کرتے ہیں۔

7- کچھ معاملات میں تسامل سے کام لینا، مثلاً، ہونٹوں پر بوسہ لینا، یا شوت سے چھوٹا، یا ایک ہی بیڈ پر ایک ہی لحاف میں باپ کے ساتھ یا بھائی کے ساتھ سونا، یہ بھی شرعاً ممنوع ہے، بلکہ اس سے جذبات بھڑکتے ہیں۔

اگر ہم فطرت کے خلاف اس بڑی عادت کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں مذکورہ بالا اسباب کا خاتمه کرنا ہو گا جن کی وجہ سے غیر فطری عادات جنم لیتی ہیں، اور اسکے لئے مندرجہ ذیل امور پر عمل کیا جاسکتا ہے:

1- اپنے خاندان میں اخلاقیات اور اچھی عادات اپنائی جائیں، اللہ کے بارے میں ایمان، خوفِ الہی، اور اس بات کو پہنچتے کیا جائے کہ اللہ دیکھ رہا ہے، اس کیلئے نمازوں اور دیگر نیک اعمال کی پابندی کی جائے، اور برے اخلاق اور ممنوع کاموں سے بچا جائے۔

2- کلی طور پر شوت بھڑکانے والے پروگرام، اور قصے کہانیوں کو ترک کر دیا جائے، نہ سنن نہ پڑھیں، اور نہ ہی دیکھیں۔

3- برے دوستوں کی مخلوقوں سے دور ہو جائیں، انہی مخلوقوں سے اس قسم کی عادات پیدا ہوتی ہیں۔

4- لڑکیوں کو شریعت کے خلاف تیگ، مختصر، اور شفاف بس سے دور کھا جائے، ایسے ہی شوت سے ہاتھ نہ لگائیں، اور ہونٹوں پر پیار نہ دیں۔

5- کشادہ اور کھلی رہائش میں زندگی گزاریں کہ جہاں پر بیٹی اور بابا ایک کمرے اور ایک لحاف میں نہ ہوں۔

6- اس قسم کے حالات میں والدہ کا ثابت کردار ہونا چاہئے کہ اس قسم کی باتیں سن کر غلطت سے کام نہ لے، بلکہ اسے ان معاملات کا پہلے سے اور اک ہونا چاہئے، اسلئے بیٹی کو تسامل سے کام نہ لینے دے اور نہ ہی اپنے خاوند کو اتنی آزادی دے کہ جو مرضی کرتا پھرے۔

7- سمجھ دار رشتہ داروں کو اس معاملے پر بخبر کیا جائے، تاکہ ان غیر اخلاقی معاملات کا سند باب کیا جاسکے، اگر اس سے بھی کوئی فرق نہ پڑے تو باپ کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔

8- ہم سالمہ ہیں سے کہیں گے کہ اس معاملے میں سستی سے کام مت لے، بلکہ اس کے علاج کیلئے پختہ بندیوں پر کوشش کرے، ہم اسے دعا کا بھی مشورہ دیتے ہیں، اور دعا کیلئے خاص اوقات مثلا رات کی آخری ہنائی میں اپنے والد کیلئے دعائیں گے، کہ اللہ اسے ہدایت دے اور اس کے شر سے آپکو مچاۓ۔

9- اپنے والد کے ساتھ غیر فطری معاملات میں سستی سے کام لینا آپ پر حرام ہے اللہ نے جتنی آپکو طاقت دی ہے، ساری آپ والد کو دور کرنے میں لگا دو، اور اپنی مدد کیلئے پیچ و پکار شروع کر دو، چاہے تمہارے باپ کو سوائی یا جیل میں جانا پڑے۔

10- اگر پھر بھی حالات سازگار نہ ہوں، تو آپ کھر میں نہ رہیں آپ نیک سیرت مسلمان ہنوں کے ساتھ رہائش اختیار کر لیں، یا اپنے ان رشتہ داروں کے ساتھ رہائش اختیار کر لیں جاں شرعی طور پر آپ کی رہائش کا بندوبست کیا جاسکے۔

اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اس پیشانی کو دور فرمائے، اور آپ کے والد کو بدایت دے، اور اس کے شر سے آپ کو محفوظ فرمائے۔

اللہ جی توفیق دینے والا ہے۔